تعارف وتبصرہ

عظیم ہندوستانی مذاہب ڈاکٹر توقیر عالم فلاحی

ملنے کا پتہ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۲۰۱۵، صفحات ۳۵۲، قیمت ـ/ ۱۸۸روپے

آج پوری دنیا میں مختلف مذاہب کے ماننے والے ہر علاقے میں موجود ہیں اور زندگی کے مختلف معاملات میں ان کو ایک دوسرے سے سابقہ پیش آتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مذہب کے بارے میں واقفیت حاصل کریں، تاکہ سماج میں ایک خوش گوار ماحول پیدا ہو اور ہر شخص دوسرے کے مذہبی معاملات کی رعایت کرے۔مسلمانوں کے لیے تو یہ بات اور بھی ضروری ہے، کیوں کہ وہ ایک داعی گروہ ہیں اور ان کا مذہبی فریضہ ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں اسلام کی دعوت پیش کریں اور مدعو گروہوں کے مذاہب، رہن سہن اور دیگر احوال کی انھیں واقفیت ہو۔قرآن مجید میں مختلف مذاہب کے عقائد وتعلیمات کے بارے میں کہیں تفصیل سے اور کہیں اجمالی طور پر اشارات کیے گئے ہیں۔ اسی طرف علماء و محققین نے مذاہب کے بارے میں کتابیں تصنیف کی ہیں۔

ہندوستان کی سرزمین مختلف مذاہب اور تہذیبوں کا گہوارہ ہے۔بعض مذاہب کا یہیں ظہور ہوا۔پیش نظر کتاب میں ان مذاہب کا مطالعہ کیا گیا ہے جو ہندوستان کی سرزمین سے ابھرے اور دنیا کے دیگر ممالک میں پھیل گئے۔ ان میں خاص طور پر ہندومت ، بدھ مت، جین مت اور سکھ مت قابلِ ذکر ہیں۔یہ کتاب انھی مذاہب کے قدرے مبسوط مطالعہ اور جائزہ پر مشتمل ہے۔اس کے مصنف ڈاکٹر توقیر عالم فلاحی اس وقت علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے شعبۂ دینیات (سنی) میں پروفیسر اور اس کے صدر ہیں ۔ اردو اور انگریزی پر انھیں یکساں قدرت حاصل ہے اور ان زبانوں میں اسلامیات کے مختلف پہلوؤں پر ان کی متعدد تصانیف ہیں۔

یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔مقدمہ کے تحت مصنف نے مطالعۂ مذاہب کی غرض وغایت اور کتاب کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ باب اول ہندومت اور اس کے

متعلقات پر ہے۔اس کے تحت ہندو مت کا اجمالی تعارف، اس کے متعلق مختلف مفکرین اور محققین کی آرا و افکار، مقدس کتب، عقائد و نظریات، تعلیمات، مشہور فرقے اور تحریکیں، مشہور شخصیات، تہوار اور رسم و رواج، متبرک مقامات اور دیگر تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔دوسرے باب میں بدھ مت پر گفتگو ہے۔اس میں بدھ مت کا اجمالی تعارف، بانی مذہب گوتم بدھ کی سوانح، اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک بدھ مت کا فروغ، اس کی مقدس کتابیں، عقائد، عبادات،تعلیمات ،اخلاقیات، تہوار اور تقریبات، مقدس مقامات اور دیگر اہم مباحث بیان کیے گئے ہیں۔تیسرے باب میں جین مت پر گفتگو ہے۔اس میں جین مت کا اجمالی تعارف ، آخری تر تھنکر مہاویر کی سوانحی تفصیلات، جین مت کی قدامت، مذہبی کتابیں، افکار و معتقدات، پرستش کا طریقہ، اخلاقی تعلیمات، تہوار اور تقریبات، متبرک مقامات اور دیگر تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔چوتھے اور آخری باب میں سکھ مت پر بحث ہے۔اس میں سکھ مت کا اجمالی تعارف، دس گروؤں کی سوانحی تفصیلات ،عقائد،تعلیمات ،مختلف فرقوں، مذہبی کتاب، تہوار وغیرہ کی تفصیلات مذکور ہیں۔

ادیان و مذاہب کا مطالعہ ایک دل چسپ موضوع ہے۔مگر اس پر کچھ لکھنا اتنا ہی دقّت طلب اور مشکل ہے۔فاضل مصنف مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ اس وادیٔ خار سے نہایت خوبی سے گزرے ہیں اور انھوں نے معروضی انداز میں ہندوستانی مذاہب کے متعلق کافی و شافی مواد فراہم کیا ہے۔اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اہم اصطلاحات اور دیگر ضروری امور کی وضاحت کے لیے اردو کے ساتھ قوسین میں انگریزی متبادل الفاظ بھی دے دیے گیے ہیں، تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ مصنف نے اپنی بات کو عام فہم اسلوب میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ اس میں کام یاب ہیں ،مگر جہاں مذاہب کے عقائد اور ان کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے وہاں زبان اور اسلوب کو اور زیادہ آسان اور سادہ بنانے کی ضرورت تھی۔خاص طور سے جین مت کے مطالعہ کے دوران اس کی ضرورت زیادہ شدت سے محسوس ہوئی۔

بعض مدارس وجامعات میں ’تقابل ادیان‘ باقاعدہ نصاب کا حصہ ہے۔اس کے

پیش نظر اب مطالعۂ مذاہب کے ساتھ تقابل ومقارنہ پر مشتمل کتابیں بھی لکھی جارہی ہیں اوراس کا رجحان بڑھا ہے۔اس کتاب میں تقابل ومقارنہ نہیں کیا گیاہے۔ دوسرے، کتاب میں مصنف کے پیش نظر ثانوی ماخذ ومراجع رہے ہیں، جب کہ کسی مذہب پر گفتگو یا تحقیق و تصنیف کے وقت اس کی اصل کتابوں کے حوالے دینے چاہئیں، تا کہ بات مستنداور رائے پختہ ہو۔تبصرہ نگار کی نزدیک کتاب کا نام صرف 'ہندوستانی مذاہب' زیادہ موزوں ہے۔

امید ہے کہ مطالعۂ مذاہب کا ذوق رکھنے والے اس کتاب کی پزیرائی کریں گے اور مدارس وجامعات کے طلبہ وطالبات بھی اس سے بھر پوراستفادہ کریں گے۔

(عبدالحی اثری)

علامہ سید سلیمان ندویؒ کے تفسیری نکات (جلد اول) مولانا محمد فرمان ندوی

ناشر: مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ، ۲۰۱۵ء صفحات ۴۴۵، قیمت: ۳۰۰ روپے

علامہ سید سلیمان ندویؒ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی دینی فہم وبصیرت سے نوازا تھا۔ وہ مؤرخ، سیرت نگار اور ادیب کی حیثیت سے معروف ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید سے ان کا گہرا ربط وتعلق تھا، جس کا عکس ان کی تصانیف میں نظر آتا ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ رقم طراز ہیں کہ: ''فہم قرآن میں ان کا پایہ بلند تھا، ہندستان ہی نہیں، بلکہ تحتی براعظم میں بھی کوئی شخص نہیں ملا جس کا مطالعۂ قرآن اتنا وسیع وعمیق ہو۔اس غائر مطالعہ کی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان وادب، بلاغت اور اعجازِ قرآنی کا ان کا مطالعہ بہت وسیع وعمیق تھا۔'' سید صاحب کا معمول تھا کہ تلاوتِ قرآن کے دوران آیات کی باریکیوں کو سمجھتے اور ان کے معانی اور تعلیمات پر غور وتدبر کر کے خاص نکات کو نوٹ فرمالیا کرتے تھے۔ یہ تفسیری نکات ان کی مختلف کتابوں اور تصنیفات میں حسبِ موقع آئے ہیں۔ انہی کا انتخاب پیش نظر مجموعہ میں پیش کیا گیا ہے۔ ان کی ترتیب کی خدمت مولانا محمد فرمان ندوی نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے انجام دی ہے۔ کتابی صورت میں لانے کے لیے ابواب بندی، پھر ذیلی عنوانات میں تقسیم ایک مشکل اور دقت طلب کام ہے۔ اس کا اندازہ اہل قلم ہی لگا سکتے ہیں۔ مرتب کی یہ کاوش یقینا ان کی ترتیبی

صلاحیت کی بہترین نمائندگی کرتی ہے۔کتاب پر مولانا سید محمد واضح رشید ندوی کے قلم سے عرض ناشر، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا مقدمہ، سید صاحب کے فرزند ڈاکٹر سید سلمان ندوی کی تقریظ اور ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کا پیش لفظ ہے۔ان تحریروں سے کتاب کی قدرو قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔

زیر تبصرہ مجموعے کو یوں تو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے،لیکن جلد اول میں صرف چار ابواب شامل ہیں۔ پہلا باب علامہ کی حیات اور ان کے تفسیری مزاج پر ہے۔اس میں ان کے خاندانی پس منظر، تعلیم وتربیت، مشہور اساتذہ جن سے کسب فیض کیا، تعلیمی وملی خدمات، قرآن مجید کی تعلیم اور اس میں غیر معمولی شغف، ترجمۂ قرآن ، دوسرے تراجم سے موازنہ، قرآن کی تفسیر قرآن سے، قرآن کی تفسیر حدیث سے، مقاطعِ آیات پر غور وتدبر اور آیاتِ قرآنی کا باہمی ربط وتعلق جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔دوسرے باب میں وہ مکتوبات اور مقالات شامل ہیں جن میں آیاتِ قرآنی سے استدلال کیا گیا ہے ۔مولانا مسعود عالم ندویؒ کی مرتبہ 'مکاتیب سلیمان'، مولانا عبد الماجد دریابادیؒ کی 'مکتوبات سلیما'' اور ڈاکٹر غلام محمد حیدرآبادیؒ کی 'تذکرۂ سلیمان' سے خطوط نقل کیے گئے ہیں، جنھیں پڑھ کر علامہ کے فہم قرآن میں گہری بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے۔ندوۃ العلماء میں قرآن کے استاذ مولانا محمد اویس نگرامی ندویؒ کی علامہ سے مراسلت رہی ہے،اس سلسلے کے صرف وہ خطوط شامل کیے گئے ہیں جو قرآنی مباحث سے متعلق ہیں۔تیسرے باب میں قرآنی الفاظ کی تشریحات پیش کی گئی ہیں، جو ان کی مختلف کتابوں میں مذکور ہیں۔ اسماء حسنیٰ ، اسماء قرآن، اعلام القرآن، اقوام قرآن، امکنۂ قرآن اور الفاظ قرآن کے مطالب بڑے دل نشیں انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ باب چہارم میں تفسیری نکات مذکور ہیں۔ اس کی ابتدا سورۂ فاتحہ کی تشریحات سے ہوئی ہے، جو مستقل رسالہ کی شکل میں پہلے سے ہی شائع شدہ ہے۔ اس کے علاوہ بعض دیگر نکات، مثلاً اسلام کی معنویت، اسمائے حسنیٰ کی معنویت، غیب کی حقیقت، نبی کا مشن اورروزہ کی مشروعیت جیسے موضوعات پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ باقی تین ابواب، جو تفسیری افادات،

حواشی قرآن اور سیرت نبوی سے متعلق ہیں، انھیں جلد دوم میں پیش کرنے کا منصوبہ ہے۔ آخر میں اشاریہ بھی ہے، جسے جناب محمد کلام الدین ندوی اور جناب محمد جاوید اختر نے تیار کیا ہے۔

پیش نظر مجموعہ میں جو مواد علامہ سید سلیمان ندویؒ کے تفسیری نوٹس اور حواشی کی صورت میں پیش کیا گیا ہے وہ اپنی نوعیت اور معنویت کے اعتبار سے منفرد ہے۔ امید ہے، قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کا جذبہ رکھنے والوں کو اس سے بھرپور استفادے کا موقع ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا فائدہ عام کرے اور سب کو اس سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(عبدالرحمن فلاحی)

حدائق الریحان (منتخب قصائد حضرت حسان بن ثابت) ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی

ناشر: گوشیہ مطالعات فارسی، علی گڑھ، یوپی، ۲۰۱۶، صفحات: ۶۴، قیمت: ۱۰۰ روپے

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی اردو اور فارسی زبانوں میں کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انھیں نعت گو شاعر کی حیثیت سے شہرت حاصل ہے۔ نعتیہ شاعری کرنے کے علاوہ انھوں نے عربی زبان کی متعدد نعتوں کو اردو نظم میں ڈھالا ہے۔ اس سے پہلے وہ حضرت کعب بن زہیرؓ اور شیخ محمد بن بوصیریؒ کے قصائد کو شعری جامہ پہنا چکے ہیں۔ اب انھوں نے شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ کے دیوان سے منتخب قصائد کی منظوم ترجمانی کا بیڑا اٹھایا اور اس میں پوری طرح کامیاب ہوئے۔ عربی اشعار کا اردو میں ترجمہ کرنا، وہ بھی نظم کی شکل میں، بڑا دشوار اور عرق ریزی کا کام ہے۔ لیکن انھوں نے ترجمے کو جس خوب صورتی سے شعری پیکر میں ڈھالا ہے، اس سے اصل تخلیق کا گمان ہوتا ہے اور ترجمے کی خوبی بھی یہی ہے کہ وہ ترجمہ نہ معلوم ہو۔

زیر تبصرہ کتاب شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ کے منتخب قصائد کا منظوم ترجمہ ہے۔ حضرت حسانؓ کا شمار شعرائے مخضرمین میں ہوتا ہے۔ وہ اس دور کے عظیم عرب شعرا کی صف میں نمایاں و ممتاز تھے۔ قبولِ اسلام سے پہلے پورے عرب میں

قادرالکلام شاعر کی حیثیت سے معروف تھے۔رسول اکرم ﷺ اور آپؐ کے اصحاب کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لیے دشمنانِ اسلام نے جب ہجویہ اشعار کا سہارا لیا تو اس وقت ضرورت محسوس ہوئی کہ اصحاب رسولؐ میں سے کسی کو ان کا جواب دینے لیے مقرر کیا جائے۔اس وقت صحابہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت کعب بن مالک انصاریؓ جیسے شعراء موجود تھے، لیکن آپؐ نے حضرت حسانؓ کو منتخب فرمایا اوران کے حق میں دعائیں بھی دی۔دیوان حسان میں ان کے قصائد پڑھ کراندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنے زورِ کلام سے کس طرح مشرکین کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔حضورکی مدح و توصیف میں کہے گئے اشعار بھی ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔یہاں محض چند اشعار کے ترجمے نقل کیے جاتے ہے۔ہجرت نبوی کے سلسلے میں وہ اہل مکہ کو کس طرح محرومی کا احساس دلاتے ہیں:

وہ قوم ہوگئی بے شبہ نامراد و شقی
نبیؐ کو اپنے وطن میں نہ جس نے رہنے دیا
انھیں نصیب ہوئی قلب وروح کی پاکی
ہوا رسولؐ کا دیدار جن کو صبح ومسا

رسول پاکؐ ہوئے ایک قوم سے رخصت
تو ان کی عقلوں کو گم راہیوں نے گھیر لیا
اور ایک قوم میں آ کر ہوئے قیام پذیر
تو ان کی زندگی نے پائی ایک تازہ ضیا

حضورؐ کی شان میں کہے جانے والے اشعار میں بالعموم تصنّع اور مبالغہ آرائی پائی جاتی ہے، لیکن حضرت حسانؓ کے اشعار ان سب سے پاک ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

تھا جہل وضلالت کا ہر اک سمت اندھیرا
مدت سے امیدوں کے نشاں مٹ سے گئے تھے
بت پجتے تھے ہر ایک جگہ روئے زمیں پر
اس حال میں دنیا میں نبی بن کے وہ آئے

ذات آپ کی اک شمع ضیابار ہدیٰ ہے
شمشیر مہند کی طرح ہے جو درخشاں
آپ آئے تو کافور ہوئے جہل وضلالت
آپ آئے تو پرنور ہوا عالم امکاں

حواشی کے تحت مشکل الفاظ کے معانی اور بعض مقامات پر اشعار کا سیاق اور پس منظر بھی بیان کر دیا گیا ہے، تا کہ سمجھنا اور آسان ہو جائے۔ انتخاب میں شامل سات (۷) قصائد میں سے چھ (٦) کے بارے میں مترجم کی طرف سے یہ وضاحت ہے کہ حضورؐ انھیں سماعت فرما چکے تھے، ایک آپ کی وفات کے بعد کا ہے۔ کتاب میں مراجع کے ساتھ تالیف کا قطعۂ تاریخ بھی دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

کتاب کی طباعت معیاری اور دیدہ زیب نہیں ہے۔ ضخامت کو دیکھتے ہوئے قیمت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ توقع ہے کہ یہ منظوم ترجمہ اہل علم کے درمیان پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ (عبدالرحمن فلاحی)

الدین (سالانہ مجلہ) مدیر: محمد اسماعیل اصلاحی

ناشر: سنی تھیالوجیکل سوسائٹی، شعبہ دینیات، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، ۲۰۱۶، صفحات ۲۱۶،

شعبۂ دینیات (سنّی) علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں طلبہ کی انجمن 'سنّی تھیالوجیکل سوسائٹی' یوں تو نصف صدی سے قائم ہے، جس کے تحت طلبہ کے سالانہ جلسے اور دیگر علمی سرگرمیاں انجام پاتی ہیں، لیکن اس طویل عرصے میں ان کے مجلہ 'الدین' کے صرف پانچ شمارے شائع ہو سکے تھے۔ زیر نظر اس کا چھٹا شمارہ ہے، جو پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی کی نگرانی اور جناب محمد اسماعیل اصلاحی کی ادارت میں منظر عام پر آیا ہے۔

یہ مجلہ سہ لسانی ہے۔ اس میں اردو کے چوالیس (۴۴)، عربی کے تین (۳) اور انگریزی کے پانچ (۵) مضامین شامل ہیں۔ مضمون نگاروں میں اساتذہ بھی ہیں اور طلبہ بھی۔ شعبہ میں 'اعلیٰ تعلیم اور اخلاقی اقدار' کے مرکزی عنوان پر ایک سمینار منعقد

ہوا تھا۔ اس میں پیش کیا گیا پروفیسر سعود عالم قاسمی کا افتتاحی خطبہ اور پروفیسر اشتیاق احمد ظلی، ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ کا کلیدی خطبہ بھی شامل ہے۔ اساتذہ کے مقالات میں تفسیر طبری کا طریقۂ تدریس (ڈاکٹر احسان اللہ فہد) اسلام – امن کا علم بردار (ڈاکٹر محمد راشد اصلاحی) علامہ شبلی کا درسِ قرآن اور مولانا محمد علی جوہر (پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی) خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ طلبہ کے مضامین میں دینیات کے تمام موضوعات تفسیر و علوم قرآن، حدیث، فقہ، سیرت، تاریخ، سوانح، سماجیات، معاشیات، تعلیم اور تقابلِ ادیان وغیرہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔

مدیر مجلہ اسماعیل اصلاحی ایک ذی علم، باذوق اور محنتی نوجوان ہیں۔ انھوں نے مضامین کا عمدہ انتخاب کیا ہے اور ان کی تدوین میں بھی محنت کی ہے۔ انھوں نے اس مجلہ میں مولانا ابواللیث ندوی اصلاحیؒ کی ایک نادر تحریر مناسب تدوین کے بعد 'جمع و ترتیبِ قرآن' کے عنوان سے شامل کی ہے، جو مجلہ 'مدینہ' بجنور، (جس کے مولانا مرحوم ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۷ء تک مدیر رہے تھے) میں چار قسطوں میں ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ اصلاً خواجہ حسن نظامیؒ کے ایک مضمون میں تدوینِ قرآن کے موضوع پر بعض قابلِ اعتراض باتوں کا رد تھا۔ اس کے علاوہ شبلی صدی تقریبات کے موقع پر شائع ہونے والی چار کتابوں کا مختصر تعارف بھی کرایا ہے۔

طلبہ کے مضامین میں ہم آہنگی نہیں پائی جاتی۔ پروف کی خاصی غلطیاں ہیں۔ آیات کے حوالے بعض مضامین میں درمیانِ عبارت میں ہیں تو بعض میں حواشی میں۔ حوالوں میں مطبعی تفصیلات کہیں مکمل ہیں تو کہیں ناقص۔ احادیث اور عربی عبارتوں کے ترجمے کہیں بالکل لفظی کیے ہیں اور کہیں چھوڑ دیے گئے ہیں۔

بہ حیثیت مجموعی یہ ایک عمدہ رسالہ ہے، جس سے طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اس پر مدیر مجلہ اور ان کے معاونین مبارک باد کے مستحق ہیں۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)